72417 ـ حیض کی حالت میں طلاق دینا

سوال

حیض کے پہلے دن بیوی اپنے خاوند کو بتانا بھول گئی کہ اسے حیض شروع ہو چکا ہے، اور خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر دیا، خاوند نے تیسری طلاق بھی دے دی، پھر بیوی کو یاد آیا کہ اسے تو حیض آیا ہوا ہے لہذا اس نے خاوند کو بتایا، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شرعی موقف کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حائضہ عورت کی طلاق میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اسے دی گئی طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

جمہور فقہاء کرام کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن کچھ فقہاء کے ہاں حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، اس دور کے اکثر فقہاء جن میں شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں کا فتوی بھی یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو حیض اور نفاس سے پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے، اور اس حالت میں کہ اس طہر میں خاوند نے بیوی سے جماع نہ کیا ہو تو یہ شرعی طلاق ہے، اس لیے اگر اسے حیض یا نفاس میں یا پھر ایسے طہر میں طلاق دی جس میں اس نے بیوی سے جماع کیا تو یہ طلاق بدعی ہے، اور علماء کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اے نبی (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو الطلاق (1).

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ جماع کیے بغیر طہر کی حالت میں ہوں، اہل علم نے اس عدت میں طلاق کے متعلق یہی کہا ہے، کہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں یا پھر حاملہ ہوں، یہی طلاق عدت ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (44).

مستقل فتاوى كميٹی كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" طلاق بدعى كى كئى قسميں ہيں:

كہ آدمى اپنى بيوى كو حيض يا نفاس كى حالت ميں يا پھر ايسے طہر ميں طلاق دے جس ميں بيوى سے جماع كيا ہو، صحيح يہ ہے كہ يہ طلاق واقع نہيں ہوگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 58).

اس بنا پر اگر طلاق حيض كى حالت ميں دى گئى ہے تو يہ طلاق واقع نہيں ہوئى اور يہ شمار نہيں ہوگى، اور عورت اپنے خاوند كى عصمت ميں ہى رہےگى.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نے بيوى كو حيض كى حالت ميں طلاق دے دى اسے علم نہ تھا كہ بيوى كو حيض آيا ہوا ہے تو كيا يہ طلاق واقع ہو جائيگى يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" ماہوارى كى حالت ميں دى گئى طلاق كے متعلق علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، اور اس ميں بہت لمبى بحث كى گئى ہے كہ آيا يہ طلاق لاگو ہى گى يا شمار نہيں ہوگى ؟

جمہور اہل علم كے ہاں يہ طلاق لاگو ہو جائيگى، اور عورت پر ايك طلاق شمار ہوگى، ليكن اسے واپس لانے كا حكم ديا جائيگا كہ وہ اسے واپس لائے اور حيض ختم ہونے تك چھوڑے ركھے پھر دوبارہ حيض آئے اور جب پاك ہو تو اگر چاہے تو اسے اپنى عصمت ميں ركھ لے اور اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے.

جمہور اہل علم اسى پر ہيں جن ميں آئمہ اربعہ امام احمد امام شافعى امام مالك اور امام ابو حنيفہ رحمہم اللہ شامل ہيں، ليكن ہمارے نزديك راجح وہى جو شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اختيار كيا ہے كہ حيض كى حالت ميں دى گئى طلاق واقع نہيں ہوتى، اور نہ ہى لاگو ہوگى.

كيونكہ يہ اللہ سبحانہ و تعالى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كے خلاف ہے.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ مردود ہے قابل قبول نہيں "

اور پھر اس مسئلہ میں تو خاص دلیل بھی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی اور جب اس کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا:

" اسے حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے چھوڑ کر رکھے حتی کہ وہ پاك ہو جائے پھر اسے حیض آئے اور پھر وہ پاك ہو پھر وہ چاہے تو اسے رکھے یا پھر اسے طلاق دے دے "

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ وہ عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے "

چنانچہ وہ عدت جس کے لیے اللہ تعالی نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان بیوی کو اس حالت میں طلاق دے کہ وہ پاك ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو، اس بنا پر اگر کوئی شخص اسے حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے تو اس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق نہیں دی، تو یہ طلاق مردود اور ناقابل قبول ہوگی.

اس لیے ہماری رائے میں تو اس عورت کو جو طلاق دی گئی ہے وہ شمار اور لاگو نہیں ہوگی، اور ابھی تك یہ عورت اپنے خاوند کی عصمت میں ہے، اور طلاق دیتے وقت مرد کا عورت کے بارہ میں پاك ہونے یا حیض کی حالت میں ہونا کوئی معتبر نہیں، جی ہاں اس کے علم کا اعتبار نہیں.

لیکن اگر اسے علم ہوگیا کہ وہ حیض کی حالت میں ہے تو پھر اس نے طلاق دے دی تو گناہ خاوند پر ہے اور یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، اور اگر وہ علم نہیں رکھتا تھا تو پھر صرف طلاق نہیں ہوگی اور خاوند پر گناہ نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (3 / 268).

واللہ اعلم .